بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ماہ ہجرت۔ آج ½ ۹ بجے کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو گلے میں درد کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

صاحبزادہ رفیق احمد ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو چند دنوں سے بخار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

کل دوپہر کو عبد اللہ خاں صاحب دوکاندار محلہ دار البرکات نے اپنے بھائی عبد الحمید صاحب کے ولیمہ کی دعوت دی اور شام کو خان بہادر غلام محمد صاحب گلگتی کی لڑکی کا رخصتانہ ہوا جس کا نکاح ۱۷ ہجرت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھایا تھا۔ اس تقریب میں حضرت مولوی شیر علی صاحب اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھی شریک ہوئے اور دعا فرمائی ــــــ حافظ بشیر احمد صاحب ابن مکرم شیخ نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے نصیر احمد نام رکھا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر تعلیم و تربیت دورہ سے واپس آگئے ہیں۔

جلد ۳۲ | ۲۰ ماہ ہجرت ۱۳۲۳ ہش | ۲۶ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ | ۲۰ مئی ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۱۷

خطبہ جمعہ

ہماری موجودہ جدوجہد بیشک لڑائی کا بگل نہیں مگر پریڈ کا بگل ضرور ہے

احمدی نوجوان جلد اس قابل بنیں۔ کہ اسلام کی جنگ میں انہیں تنور کی لکڑیوں کی طرح جھونکا جا سکے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ ماہ ہجرت ۱۳۲۳ ہش مطابق ۵ مئی ۱۹۴۴ء

(مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا
ہر ایک تحریک کی تکمیل کے لئے

کئی مرحلے

ہوتے ہیں اور وہ ان میں سے گذر کر مکمل ہوا کرتی ہے۔ کسی تحریک کا

سب سے پہلا حصہ

خیال ہوتا ہے۔ ایک انسان کے دل میں ایک خیال پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ یہ سمجھتا ہے۔ کہ فلاں کام کرنا بھی اچھی بات ہے پھر

دوسرا قدم

اس کے بعد ارادہ کا ہوتا ہے۔ یعنے وہ یہ ارادہ کرتا ہے۔ کہ میں فلاں کام کروں گا۔

تیسرا قدم

پھر اس کی تفصیلات کا ہوتا ہے۔ یعنی وہ اپنے اس خیال کو ایک تفصیلی شکل دیتا ہے۔ مثلاً کسی شخص کے دل میں یہ خیال آتا ہے۔ کہ ہمیں ایک مکان بنانا چاہیئے۔ تو اس خیال میں ابھی ارادہ شامل نہیں۔ کچھ دنوں کے غور کے بعد وہ یہ فیصلہ کرتا ہے۔ کہ میں ایک مکان بناؤں گا۔ یہ گویا اس کا ارادہ ہے جب تک صرف یہ خیال تھا کہ مکان بنانا چاہیئے۔ اس وقت تک یہ محض ایک خیال ہی تھا۔ مگر جب وہ یہ فیصلہ کرتا ہے۔ کہ میں مکان بناؤں گا۔ تو یہ ارادہ ہے۔ اور جب وہ یہ فیصلہ کر لیتا ہے۔ کہ بناؤں گا تو پھر یہ بھی سوچنا شروع کرتا ہے۔ کہ وہ مکان کتنا لمبا کتنا چوڑا ہوگا۔ کتنے کمرے ہوں گے۔ کتنے کتنے رقبہ کے کمرے ہوں گے۔ مکان کی شکل کیا ہوگی۔ گویا ارادہ کے بعد

تفصیلی تشکیل

ہوتی ہے۔ پہلے خیال ہوتا ہے۔ پھر ارادہ اور پھر تفصیلی تشکیل۔ جب اس ارادہ کو وہ تفصیلی تشکیل دے لیتا ہے۔ تو اگر تو وہ فردی کام ہے۔ تو اس کے لئے سامان جمع کرنا شروع کرتا ہے۔ یہ سامان دو قسم کے ہوتے ہیں۔ پہلے

سامانِ ذریعہ

وہ جمع کرتا ہے۔ یعنی وہ سامان جو ذریعہ ہوتے ہیں اصلی اور حقیقی سامانوں کے مہیا کرنے کا۔ مثلاً میں نے مکان کی مثال دی ہے۔ تفصیلی تشکیل کے بعد انسان اندازہ کرتا ہے۔ کہ اس پر ہزار دو ہزار۔ دس۔ بیس یا پچاس ہزار یا لاکھ یا دو لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔ اس لئے پہلے روپیہ کا انتظام کرتا ہے۔ اس کے بعد وہ روپیہ سے

اصلی اور حقیقی سامان

مہیا کرتا ہے۔ یعنی اینٹ۔ لکڑی۔ چونا سیمنٹ لوہے کا سامان یعنی کیل۔ کانٹا۔ قبضہ وغیرہ وغیرہ اشیاء خریدتا ہے۔ گویا روپیہ سامانِ ذریعہ تھا۔ جب وہ اسے مہیا کر لیتا ہے۔ تو پھر حقیقی سامان جمع کرتا ہے جس سے مکان تیار ہوتا ہے۔ اس کے بعد ایک اور مرحلہ ہے۔ یعنی وہ اس

سامان کو استعمال کرنیوالے

لوگوں کو جمع کرتا ہے۔ ایسے مستری۔ معمار اور مزدور وغیرہ اکٹھے کرتا ہے۔ جو اس اینٹ۔ لکڑی۔ لوہے اور چونے گارے وغیرہ کو استعمال کر سکیں۔ اور مکان کی حیثیت کے مطابق دو چار۔ دس بیس۔ یا سو پچاس معمار اور مزدور جمع کرتا ہے۔ یا اگر عمارت بڑی ہے۔ تو کسی انجنیئر کی خدمات حاصل کرتا ہے۔ پھر

سامان کا استعمال

شروع کرتا ہے۔ اور جب تعمیر مکان کر لیتا ہے۔ یعنی سامان کا استعمال بھی کر لیتا ہے۔ تو پھر ایک اور مرحلہ باقی ہوتا ہے۔ اور وہ اس

مکان کی تزئین

کا ہوتا ہے۔ یعنی مکان کو رہائش اور آرام و آسائش کے قابل بنانا۔ محض مکان کی شکل کا مکمل ہو جانا انسان کی تسلی تشفی اور آرام و آسائش کا موجب نہیں ہو سکتا۔ جہاں تک تو صرف مکان کا سوال ہے۔ فرش کی بھی ضرورت نہیں۔ اس میں کسی پاٹ اور کموڈ کی ضرورت نہیں دری۔ چارپائی۔ گلاس۔ لوٹا۔ وغیرہ

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

اشیاء میں سے چاہے ایک بھی کسی مکان میں نہ ہو۔ چاہے اس میں ایک بھی دیگچی نہ ہو۔ چلمچی نہ ہو۔ ایک بھی گڑوی نہ ہو۔ کوئی دری نہ ہو۔ چارپائی نہ ہو۔ پھر بھی وہ پورا مکان ہے۔ مگر جہاں تک رہائش کا تعلق ہے۔ جب تک سامان تزئین نہ ہو۔ مکان رہائش اور آرام و آسائش کا موجب نہیں ہو سکتا۔ تو اگر کوئی کام فردی ہو تو اتنے مراحل کے بعد کہیں جا کر ارادہ کی تکمیل ہوتی ہے۔ اور اگر وہ کام قومی ہو۔ تو اس کے لئے کام کے سامان جمع کرنے کے علاوہ

لوگوں کے دلوں میں تحریک کرنا

کہ وہ سامان مہیا کریں۔ ایک مرحلہ ہوتا ہے۔ لوگوں سے اپیل کرنی پڑتی ہے۔ ان کو سمجھانا پڑتا ہے۔ کہ یہ ضروری کام ہے۔ اس کی تکمیل میں مدد دیں۔ تو ایک کام کی تکمیل کے لئے کئی مرحلے ہوتے ہیں۔ اور ان تمام سے گزر کر ہی کام ہو سکتا ہے۔ بعض نادان خیال کرتے ہیں۔ کہ ادھر خیال پیدا ہوا۔ اور ادھر کام ہو گیا۔ حالانکہ خیال تو محض ابتدائی حالت ہے۔ خیال کے بعد ارادہ ارادہ کے بعد تفصیلی تشکیل پھر ان اسباب کا مہیا کرنا جو

حقیقی اسباب

مہیا کرنے کا موجب ہو سکتے ہیں۔ اور پھر اگر وہ قومی کام ہو۔ تو سامان ذرائع جمع کرنے سے پہلے لوگوں کو اس کے لئے تحریک کرنا بھی ایک مرحلہ ہے۔ پھر چھٹا مرحلہ یہ ہوتا ہے۔ کہ حقیقی اسباب مہیا کئے جائیں۔ پھر ساتویں ان لوگوں کو جمع کرنا جو تفصیلی تشکیل کی تکمیل کر سکیں پھر اس کے بعد یہ مرحلہ باقی ہوتا ہے کہ اس کی تزئین کی جائے۔ اور اسے قابل رہائش اور قابل سکون و آرام و آسائش بنایا جائے۔ اور اگر وہ مکان کرایہ پر دینے کے لئے ہے۔ تو نواں مرحلہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اس میں رہنے کے لئے کوئی اچھا کرایہ دار تلاش کریں۔ تو مکان جیسی معمولی چیز جو ہر خاندان کے لئے ضروری ہے۔

آٹھ نو مراحل

گزرنے کے بعد مکمل ہوتی ہے۔ قرآن کریم نے انسانی پیدائش کے بھی سات مراحل بیان کئے ہیں۔ اسی طرح وہ کام جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ اس کے بھی کئی مراحل ہیں۔ ان میں سے بعض تو ایسے ہیں۔ کہ ابھی ان کا خیال بھی ہمارے اندر پیدا نہیں ہوا۔ بعض کا خیال تو پیدا ہو چکا ہے۔ مگر ابھی ارادہ نہیں کر سکے۔ بعض کا ارادہ کر چکے ہیں۔ مگر اس کی تفصیلی تشکیل ابھی نہیں کی۔ پھر بعض کے سامان ذریعہ ابھی مہیا نہیں کر سکے۔ بعض کے حقیقی سامان ابھی مہیا نہیں کئے گئے۔ بعض کے سامان بھی مہیا کر لئے ہیں۔ مگر ابھی اس سامان کو استعمال کرنے والے آدمی مہیا نہیں کر سکے۔ اور بعض کام ایسے ہیں۔ کہ اگر آدمی مل گئے ہیں۔ تو ابھی کام شروع نہیں کر سکے کام شروع کرنا بھی ایک اہم مرحلہ ہے بعض کام اگر شروع ہیں تو تکمیل ابھی نہیں ہوئی۔ اور بعض کی اگر تکمیل بھی ہو چکی ہے۔ تو ابھی تزئین باقی ہے۔ یعنی انہیں ابھی قابل استعمال بنانا ہے۔ اور بعض ایسے ہیں۔ کہ اگر تکمیل کے بعد تزئین بھی ہو چکی تو کرایہ دار کی تلاش باقی ہے۔ گویا

کئی ضروری کام

ہیں۔ جن کی ابتداء بھی ابھی ہم نے نہیں کی۔ اور بعض کی ابھی ابتدائی حالت ہی ہے یوں نام کے طور پر تو ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ہم نے اسلام کی جنگ لڑنی ہے۔ مگر

اسلام کی جنگ

کوئی آسان کام نہیں۔ یہ پتھر اٹھا کر دریا میں پھینک دینا نہیں۔ بلکہ اتنا اہم اور اتنا مشکل کام ہے۔ کہ جب تک مردوں عورتوں۔ بچوں۔ جوانوں اور بوڑھوں کی صحیح رنگ میں تعلیم نہ ہو۔ یہ کام نہیں ہو سکتا۔ جب تک لوگوں کے دلوں اور دماغوں کی صحیح رنگ میں تعلیم اور تربیت نہ ہو۔ یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اور یہ تعلیم کا کام بھی آسان نہیں۔ یہ نہیں۔ کہ ایک کتاب لکھ لی۔ اور یہ کام ہو گیا۔ کوئی کتاب یہ کام نہیں کر سکتی۔ قرآن کریم سے بڑھ کر کوئی کتاب نہیں ہو سکتی۔

لیکن قرآن کریم کے موجود ہونے کے باوجود لوگوں کے دلوں میں ایمان نہیں۔ اس کے باوجود اسلام کی عمارت منہدم ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ

قرآن کریم کی تعلیم

لوگوں کے دلوں میں قائم کی جائے۔ تب جا کر اسلام کی گری ہوئی عمارت دوبارہ قائم ہوگی۔ اور ابھی

احمدیہ جماعت کے دوستوں میں

بھی قرآن کریم کی تعلیم کو قائم کرنا باقی ہے۔ ابھی بہت سے دوست ہیں جنہوں نے اس کام کا ابھی خیال ہی کیا ہے۔ بعض ابھی ارادہ ہی کر رہے ہیں۔ بعض نے اس کام کی تفصیلی تشکیل نہیں کی۔ بعض نے سامان ذریعہ بھی ابھی مہیا نہیں کئے۔ یعنی قربانی کا مادہ ان میں ابھی پیدا نہیں ہوا۔ بعض نے بیشک مالی قربانیوں کا تہیہ تو کر لیا ہے۔ مگر محض مال سے تو دین کا کام نہیں ہو جاتا بلکہ یہ کام ہوتا ہے دین سیکھنے سے اور اپنے اخلاق درست کرنے سے۔ پھر ابھی وہ مستری بھی ہم تیار نہیں کر سکے۔ جو مکان بناتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ

روحانی عمارتوں کے معمار

فرشتے ہوتے ہیں۔ جب کوئی انسان ایسے مرحلہ پر پہنچ جاتا ہے۔ کہ اپنا جان و مال اولاد۔ عزت آبرو غرضیکہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو۔ تب خدا تعالیٰ کے فرشتے اس کام کی تکمیل کے لئے نازل ہوتے ہیں۔ اسلام نماز کا نام نہیں اسلام روزوں کا نام نہیں۔ حج اور زکوٰۃ کا نام نہیں۔ اسلام ایمان بالقضاء کا نام نہیں۔ ایمان بالانبیاء کا نام نہیں۔ ایمان بالدعا کا نام نہیں۔ حشر و نشر اور بعث بعد الموت کا نام ایمان نہیں۔ جس طرح اینٹ۔ لکڑی اور لوہے کا نام عمارت نہیں۔ بلکہ

عمارت نام ہے

اس نسبت کا جو اینٹوں چونے۔ گارے لکڑی اور لوہے کے سامان کو آپس میں موزون طور پر حاصل ہوتی ہے۔ جب وہ سب چیزیں جو عمارت میں استعمال ہوتی ہیں۔ ایک خاص نسبت سے آپس میں ملتی ہیں۔ تو اس کا نام عمارت ہوتا ہے اگر دس ہزار کیوبک فیٹ لکڑی کسی جگہ پڑی ہو۔ تو اسے عمارت نہیں کہا جا سکتا خواہ کوئی معمولی جھونپڑی ہی کیوں نہ بنانی ہو۔ دس ہزار کیوبک فیٹ لکڑی کا نام جھونپڑی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ جھونپڑی بنے گی اس تھوڑی سی لکڑی۔ اینٹوں اور گارے و چونے کو ایک خاص نسبت کے ساتھ آپس میں ملانے سے جو اس جھونپڑی کے لئے ضروری ہیں۔ اسی طرح خالی

نمازیں

ایمان نہیں کہلا سکتیں۔ خالی روزے۔ خالی حج اور خالی زکوٰۃ کو ایمان نہیں کہا جا سکتا۔ جب تک ان کی نسبت کا آپس میں توازن قائم نہ ہو جائے گا۔

ایمان مکمل نہیں ہو سکتا

جس طرح جب تک اینٹ چونا۔ گارا لکڑی اور لوہے کا سامان ایک نسبت اور توازن کے ساتھ اپنی اپنی جگہ نہ رکھا جائے۔ مکان نہیں بن سکتا۔ اسی طرح نماز کا نام ایمان اور اسلام نہیں رکھا جا سکتا۔ نہ روزوں کا نام ایمان اور اسلام ہے۔ نہ نبیوں پر ایمان لانے کا نام اسلام ہے۔ نہ سچ بولنے اور جھوٹ سے بچنے کا نام اسلام ہے نہ ظلم سے اجتناب کا نام اسلام ہے بلکہ

ایمان اور اسلام کے لئے

ضروری ہے۔ کہ نماز روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج ایمان بالانبیاء۔ ایمان بالقضاء۔ ایمان بالدعاء۔ حشر نشر اور بعث بعد الموت پر ایمان نیز تمام اعلےٰ اخلاق کسی شخص کے درجہ کے مطابق ایک خاص نسبت اور توازن کے ساتھ اس کے دل میں جمع ہو جائیں۔ اور ان سب باتوں کا جماعت کے دوستوں کے دلوں میں پیدا کرنا ضروری ہے۔ اور یہ

ایک لمبا کام

ہے۔ محض کسی تجویز کا خواہ وہ کتنی اعلےٰ اور اچھی کیوں نہ ہو۔

شائع کر دینا کافی نہیں۔ بعض نادان جب یہ سنتے ہیں۔ کہ ہم اس طرح کام کرنے لگے ہیں۔ تو وہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ بس کام ہو گیا۔ اور اسلام کو فتح حاصل ہو گئی۔ حالانکہ یہ بہت ہی مشکل کام ہے۔ جب تک خون پسینہ ایک نہ ہو جائے یہ کام نہیں ہو سکتا۔

میں نے

بعض تحریکات

چند روز سے شروع کی ہیں۔ انہیں خیال نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ خیال سے بالا ہیں۔ انہیں ارادہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اس سے بھی بالا ہیں۔ تفصیلی تشکیل کا نام بھی انہیں نہیں دیا جا سکتا کہ وہ اس سے کچھ زیادہ ہیں۔ بلکہ سامان ذریعہ حاصل کرنے کے مرحلہ پر ہیں۔ ہم ایسے مقام پر کھڑے ہیں۔ کہ حقیقی سامان جمع کرنے کا سامان جمع کر رہے ہیں۔ اور اب ہمارے سامنے یہ مرحلہ ہے۔ کہ حقیقی سامان فراہم کرنے کا انتظام کریں۔ اس کی بیسیوں شاخیں ہیں۔ اور ایک بڑی شاخ

علماء کی جماعت کا پیدا کرنا ہے

جب اللہ تعالےٰ نے اس بات کا مجھ پر انکشاف فرمایا۔ تو ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے یہ بھی انکشاف فرمایا۔ کہ

علماء کی کثرت

اسلام کے قیام کے لئے نہایت ضروری ہے۔ دوسری شاخ یہ ہے۔ کہ

عورتوں کی اصلاح

بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے الہام میں مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ کہ "اگر تم ۵۰ فیصدی عورتوں کی اصلاح کر لو۔ تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائیگی"۔ تو یہ نہایت ہی اہم بات ہے اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ مردوں کی اصلاح ضروری نہیں۔ ان کی اصلاح بھی بہت ضروری ہے۔ مگر ان کی اصلاح کے ذرائع نسبتاً وسیع ہوتے ہیں۔ ان میں عام طور پر علماء کی کثرت ہوتی ہے۔ وہ عموماً وعظ و نصائح سنتے ہیں۔ مگر عورتوں کے لئے پردہ کی وجہ سے ایسے مواقع بہت کم ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے لئے الگ انتظام کرنا ضروری ہے

اب جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ ہم بعض تحریکات کے لحاظ سے ایسے مقام پر کھڑے ہیں۔ کہ حقیقی سامان مہیا کرنے کے سامان جمع کر رہے ہیں۔ اس لئے میں نے

چندوں کا اعلان

کیا تھا۔ اور تحریک کی تھی۔ کہ دوست اپنی جائدادیں اسلام کے لئے وقف کریں۔ ہزاروں دوستوں نے اس طرف توجہ کی ہے۔ اور ایک کثیر تعداد جائدادوں کی وقف کی ہے۔ مگر ابھی بہت سے دوست ہیں جنہوں نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ اور وہ ایک ایسا

عظیم الشان موقعہ

کھو رہے ہیں۔ جس کے بعد یقیناً انہیں پچھتانا پڑے گا۔ مگر پھر یہ پچھتانا لاحاصل ہو گا۔ یہ تحریک تو لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے سے بھی کم ہے۔ لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کے لئے بھی خون کا قطرہ بہانا پڑتا ہے۔ مگر اس تحریک میں تو بغیر ایک پیسہ دیئے شامل ہوا جا سکتا ہے۔ صرف اس غیر معین عہد کو جو ہر شخص بیعت کے وقت کرتا ہے۔ ایک معین شکل میں پیش کرنا ہے یعنی یہ وعدہ کرنا ہے۔ کہ جب سلسلہ کو ضرورت ہو گی۔ ان کی جائدادوں پر جتنا ٹیکس لگے گا۔ وہ اسے ادا کر دیں گے۔ اور یہ بوجھ ان پر

غیر معمولی حالات میں

ہی ڈالا جائیگا۔ ورنہ زیادہ تر خرچ طوعی چندوں سے پورا کرنے کی کوشش کی جائیگی کیونکہ اسی میں زیادہ برکت ہوتی ہے۔ تو ہزاروں لوگوں نے

اپنی جائدادیں وقف

کی ہیں۔ مگر ہزاروں ہیں جنہوں نے ابھی توجہ نہیں کی۔ بہر حال میں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اور آواز ان تک پہنچا دی ہے۔ اب بھی اگر وہ یا ان کی اولادیں ان نعمتوں سے محروم رہیں جو اللہ تعالےٰ ان کو دینا چاہتا ہے۔ تو خود اپنے آپ کو یا اپنے والدین کو الزام دیں۔

میں اللہ تعالےٰ کے حضور بری

ہوں۔ کیونکہ میں نے خدا تعالےٰ کی آواز کو ان تک پہنچا دیا۔ خدا تعالےٰ کی بادشاہت میں وہی شخص داخل ہو سکتا ہے۔ جو

ہر قربانی کے لئے تیار

ہو۔ ایسا شخص جو ان تمام سامانوں کو جو اس کے پاس ہیں خدا تعالےٰ کی راہ میں قربان کر دینے کے لئے تیار نہیں۔ وہ وقت آنے پر

کچا دھاگا

ثابت ہو گا۔ اور اسلام کی جنگ میں فاتح سپاہی کی حیثیت ہرگز حاصل نہ کر سکیگا بہر حال ہم نے جد و جہد شروع کر دی ہے۔ اور بعض مراحل طے بھی کر لئے ہیں۔ اب پانچویں مرحلہ کا کام شروع ہے۔

علماء پیدا کرنے کے لئے

میں نے جامعہ احمدیہ کی شکل بدل دی ہے۔ اور اب اسے ایسی صورت میں چلایا جائے گا۔ کہ جلد سے جلد اچھے علماء پیدا ہو سکیں۔ اس راہ میں مولوی فاضل کلاس ایک روک تھی۔ جسے اب اڑا دیا گیا ہے۔ اور ایسے رنگ میں اس کا نصاب بدل دیا گیا ہے۔ اور اپنی ہدایات کے ماتحت اس میں ایسی تبدیلی کرائی ہے۔ کہ جس سے جلد از جلد علما پیدا ہو سکیں۔

مدرسہ احمدیہ کا نصاب

بھی ایسے رنگ میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ کہ اس میں تعلیم پانے والے جلد از جلد کسی نہ کسی علم کے عالم ہو سکیں۔ بیشک یہ لڑائی کا بگل نہیں۔ مگر

پریڈ کا بگل

ضرور ہے۔ اور جو شخص پریڈ کا بگل سنکر پریڈ میں شامل نہیں ہوتا۔ وہ لڑائی میں شامل نہیں ہو سکتا۔ پس جن لوگوں کے دلوں میں

اسلام کا درد

ہے۔ یہ بگل سنکر ان کے دل اچھلنے لگ جانے چاہئیں۔ جب لڑائی کا بگل بجتا ہے۔ تو رسالہ کے گھوڑوں میں بھی ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ ہنہنانے لگتے ہیں۔ وہ بھی سمجھ جاتے ہیں۔ کہ اب میدان جنگ میں اپنی گردنیں کٹوا کر سرخرو ہونے کا وقت آپہنچا ہے۔ لڑائی کا بگل تو جب اللہ تعالےٰ چاہیگا۔ بجے گا۔

پریڈ کا بگل بجا دیا گیا ہے

اور چاہیئے۔ کہ اسلام کا درد رکھنے والے دلوں میں یہ بگل ایک غیر معمولی جوشش پیدا کرنے کا موجب ہو۔ وقت آ گیا ہے۔ کہ جن نوجوانوں نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ وہ جلد سے جلد علم حاصل کر کے اس قابل ہو جائیں کہ انہیں اسلام کی جنگ میں اسی طرح جھونکا جا سکے۔ جس طرح تنور میں لکڑیاں جھونکی جاتی ہیں۔ اس جنگ میں وہی جرنیل کامیاب ہو سکتا ہے۔ جو اس لڑائی کی آگ میں نوجوانوں کو جھونکنے میں ذرا رحم نہ محسوس کرے۔ اور جس طرح ایک بھڑ بھونجا چنے بھونتے وقت آموں اور دوسرے درختوں کے خشک پتے اپنے بھاڑ میں جھونکتا چلا جاتا ہے۔ اور ایسا کرتے ہوئے اس کے دل میں ذرا بھی رحم پیدا نہیں ہوتا۔ اسی طرح نوجوانوں کو اس جنگ میں جھونکتا چلا جائے۔ اگر بھاڑ میں پتے جھونکنے کے بغیر چنے بھی نہیں بھن سکتے۔ تو اس قسم کی قربانی کے بغیر اسلام کی فتح کیسے ہو سکتی ہے۔

پس اس جنگ میں وہی جرنیل کامیابی کا مونہہ دیکھ سکے گا۔ جو یہ خیال کئے بغیر کہ کس طرح ماؤں کے دلوں پر چھریاں چلتی ہیں۔ باپوں اور بھائیوں بہنوں کے دلوں پر چھریاں چل رہی ہیں۔ نوجوانوں کو قربانی کے لئے پیش کرتا جائے۔ موت اس کے دل میں کوئی رحم اور درد پیدا نہ کرے۔ اس کے سامنے ایک ہی مقصد ہو۔ اور وہ یہ کہ اسلام کا جھنڈا اس نے دنیا میں گاڑنا ہے۔ اور سنگدل ہو کر اپنے کام کو کرتا جائے۔ جس دن مائیں سمجھیں گی۔ کہ اگر ہمارا بچہ دین کی راہ میں مارا جائے۔

تو ہمارا خاندان زندہ ہو جائے گا۔ جس دن آپ یہ سمجھنے لگیں گے۔ کہ اگر ہمارا بچہ شہید ہو گیا۔ تو وہ حقیقی زندگی حاصل کر جائے گا۔ اور ہم بھی حقیقی زندگی پا لیں گے وہ دن ہوگا۔ جب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو زندگی ملیگی۔

جن نوجوانوں نے

اپنی زندگیاں وقف

کی ہیں۔ ان کو بُلانا شروع کر دیا گیا ہے۔ بعض کو بلا لیا گیا ہے۔ اور بعض کو بلانے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ اور جب مدرسہ کھلے گا۔ ان کو بلا لیا جائے گا۔ لیکن جو نوجوان آئیں۔ وہ یہ عزم صمیم لے کر آئیں۔ کہ وہ ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں۔ وہ خوب یاد رکھیں۔ کہ دین کی خدمت لیتے وقت کسی رحم سے کام نہیں لیا جائیگا

اسلام کی جنگ جیتنے کا سوال

وہی لوگ حل کر سکتے ہیں۔ جو ایسے سنگدل ہوں۔ جیسے شاعروں کے معشوق سنگدل سمجھے جاتے ہیں۔

میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اس سکیم کے ماتحت اگر اساتذہ اور طالب علم اپنی ذمہ واریوں کو محسوس کریں۔ تو جلد ہی علماء کی ایک ایسی جماعت تیار ہو سکتی ہے۔ جو اسلام کا جھنڈا بیرونی ممالک میں گاڑ سکے۔ اور اسلام واحمدیت کی تعلیم دلوں میں قائم کرنے میں کامیاب ہو سکے۔

اس کے علاوہ

ایک اور بات

بھی ہے۔ ہمارا صرف یہی کام نہیں کہ علماء پیدا کریں۔ بلکہ یہ بھی ہے۔ کہ غیر احمدی علماء میں سے بھی ایک تعداد کو اپنے ساتھ شامل کریں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بعض علماء جماعت میں شامل ہوئے۔ اور انکے ساتھ ہزاروں لوگ جماعت میں شامل ہوئے۔ مگر اس کے بعد

غیر احمدی علماء

کو اپنی طرف کھینچنے میں ہماری طرف سے بہت کوتاہی ہوئی ہے۔ اب میں نے اس بارہ میں بھی ہدایات دی ہیں۔ اور ابھی بعض اور ہدایات دوں گا۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ اگر عوام احمدیت کو قبول کر سکتے ہیں۔ تو علماء نہ کریں۔ کوتاہی ہماری طرف سے ہے کہتے ہیں العلم حجاب الاکبر بات یہ ہے۔ کہ علماء اس طریق خطاب کو پسند نہیں کرتے۔ جس سے عوام کو خطاب کیا جاتا ہے۔ وہ ذرا ذرا سی بات پر اپنی ہتک محسوس کرتے ہیں جب تک ان کو اس طرح خطاب نہ کیا جائے۔ کہ وہ محسوس کریں۔ کہ ہمیں رسوا نہیں کیا جا رہا۔ بلکہ نجات کی طرف بلایا جا تا ہے۔ وہ توجہ نہیں کر سکتے۔ پس ضروری ہے۔ کہ ہمارے دوست علماء سے ملیں۔ اور ان کو مناسب رنگ میں تبلیغ کریں۔ ایک دوست نے اطلاع دی ہے۔ کہ مولوی محمد شریف صاحب نے فلسطین سے لکھا ہے۔ کہ

جامعہ ازہر کا ایک بڑا عالم احمدی ہو گیا

ہے۔ مجھے مولوی صاحب کا ایسا کوئی خط نہیں ملا ممکن ہے۔ رستہ میں کہیں گم ہو گیا ہو۔ بہر حال اگر یہ خبر صحیح ہے (بعد میں میں نے خط پڑھ لیا ہے خبر صحیح ہی) تو بہت خوشکن ہے۔ ازہر یونیورسٹی دنیا میں ایک ہی یونیورسٹی ہے۔ جہاں اسلام اور عربی زبان کی اعلیٰ تعلیم کا انتظام ہے۔ اور اگر اس کا ایک بڑا عالم احمدی ہو گیا ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ

خدا تعالیٰ کے فضلوں کا دروازہ

اس رنگ میں بھی کھلنا شروع ہو گیا ہے۔ اور اس یونیورسٹی کے علماء میں سے بھی احمدی ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ جو اسلام کا گہوارہ سمجھی جاتی ہے۔

ایک اور بات جس کی طرف میں دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ

کالج کے متعلق

ہے۔ کالج شروع کر دیا گیا ہے۔ پروفیسر بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے مل گئے ہیں۔ اب ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ چندہ جمع کیا جائے۔ اور لڑکوں کو اس میں تعلیم کے لئے بھجوایا جائے۔ ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں۔ وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے۔ تو

کمزوریٔ ایمان کا مظاہرہ

کرتا ہے۔ بلکہ میں کہوں گا۔ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے۔ کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان بھیج سکے۔ خواہ اس کے گھر میں ہی کالج ہو۔ اگر وہ نہیں بھیجتا۔ اور اپنے ہی شہر میں تعلیم دلواتا ہے۔ تو وہ بھی ایمان کی کمزوری کا مظاہرہ کرتا ہے۔ پھر

کالج کے چندہ کی طرف

بھی دوستوں کو توجہ کرنی چاہیئے۔ ڈیڑھ لاکھ روپیہ چندہ کی تحریک میں نے کی تھی۔ اس میں سے اب تک صرف پچاس ہزار روپیہ کے وعدے آئے ہیں۔ اس میں سے ۲۲ ہزار کے وعدے صرف تین آدمیوں کے ہیں۔ اور اس طرح گویا باقی ساری جماعت کے وعدے صرف ۲۸ ہزار کے ہیں۔

تین آدمیوں کے ۲۲ ہزار کے وعدے

جماعت کی طرف منسوب نہ ہونے چاہئیں میں نے کہا تھا۔ کہ اگر کوئی پیسہ ہی دے سکتا ہے تو وہی دے دے۔ بعض لوگوں نے اس کا مطلب یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ اگر کوئی سو روپیہ بھی دے سکتا ہے۔ تو اس کے لئے بھی پیسہ ہی دے دینا کافی ہے۔ حالانکہ میرا مطلب تو یہ تھا۔ کہ اگر کوئی شخص ایسا غریب ہے کہ پیسہ ہی دے سکتا ہے۔ تو وہ شرمندگی کے خیال سے اس کار خیر میں پیچھے نہ رہے۔ بلکہ پیسہ ہی دیکر شامل ہو جائے۔ یہ مطلب نہیں تھا۔ کہ جو زیادہ بھی دے سکتے ہیں۔ وہ پیسہ دے دیں۔ پس ہر جماعت کو چاہیئے۔ کہ اس بارہ میں اپنا فرض پوری طرح ادا کرے۔

بعض دیہات کی جماعتوں کے چندے

شہری جماعتوں سے زیادہ ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ان شہری جماعتوں نے پرواہ نہیں کی۔ بلکہ سب بڑی بڑی جماعتیں ابھی تک صفر کے برابر ہیں۔ پانچ سات سو افراد کی جماعتوں نے اگر ڈیڑھ دو سو روپیہ دے دیا۔ تو یہ نہ دینے کے ہی برابر ہے۔ ان کو تو آٹھ دس ہزار روپیہ دینا چاہیئے۔ اس لئے میں پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ دوست اپنا فرض ادا کریں۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ اگر انسان مدد نہیں کریں گے۔ تو فرشتے مدد کریں گے مگر

بدقسمت

ہوں گے وہ لوگ جنہوں نے میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھکر اللہ تعالےٰ سے یہ عہد کیا تھا کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرینگے۔ مگر جب عمل کا وقت آیا۔ تو وہ پیچھے ہٹ گئے۔ بیعت کے لئے انہیں کسی نے مجبور نہیں کیا تھا۔ بلکہ انہوں نے اپنی سرخروئی کے لئے خدا تعالےٰ سے یہ عہد باندھا تھا۔ اگر وہ میری آواز کو سُنکر قربانی نہ کریں گے۔ تو وہ خدا تعالےٰ سے بدعہدی کرنیوالے ہونگے۔ کیونکہ انہوں نے میرے ہاتھ پر در اصل اللہ تعالےٰ سے عہد کیا تھا۔

اس کے علاوہ میں دوستوں کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ تبلیغ نہایت ہی ضروری ہے۔ اس کے بغیر ہم آگے قدم نہیں اٹھا سکتے۔ اس وقت ہماری تعداد اتنی تھوڑی ہے۔ کہ ایک صوبہ کو بھی سنبھال نہیں سکتی۔ جب تک جماعت بیس تیس بلکہ سو گنا نہیں بڑھ جاتی۔ ہم کوئی ایسا کام نہیں کر سکتے۔ جس سے دنیا میں تہلکہ مچ جائے۔ اسوقت ہماری تعداد ۴۔ ۵ لاکھ ہے۔ جبتک یہ سو گنا نہ ہو جائے کوئی عظیم الشان کام مشکل ہے۔ اگر تعداد ۴۔ ۵ یا چھ کروڑ ہو۔ تو پھر ہم ایسے کام کر سکتے ہیں۔ جن سے دنیا میں تہلکہ مچ جائے۔ اگرچہ اتنی تعداد بھی بہت کم ہے۔ مگر جس ارادہ اور عزم کو لیکر ہم کھڑے ہوئے ہیں۔ جو آگ ہمارے دلوں میں لگی ہوئی ہے۔ جو چنگاریاں ہمارے سینوں میں چمک رہی ہیں۔ اگر اس قسم کے ۴۔ ۵ یا ۶ کروڑ افراد ہوں۔ تو

دنیا کو جلا کر راکھ

کر سکتے ہیں۔ گو ہمیں یقین ہے۔ کہ اگر اتنے نہ ہوں۔ چند مخلصین ہی ہوں۔ جن کے دلوں میں ویسا ہی درد ہو۔ جو ہمارے دلوں میں ہے۔ تو ہم اربوں ارب دنیا پر غالب آ سکتے ہیں۔ مگر اتنے زبردست ایمان کے لوگ زیادہ پیدا نہیں ہوتے۔ پس ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ تبلیغ کے لئے باہر نکلے۔ اگر جماعتیں تبلیغ میں سستی نہ کرتیں۔ تو کوئی وجہ نہ تھی کہ ہر سال جماعت کی تعداد دُگنی نہ ہو جاتی۔ یہ

امتحان اور آزمائش کا وقت

ہے۔ ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ اپنے کام کاج سے فارغ ہو کر باہر نکل جائے۔ اور تبلیغ کرے۔ ہر گاؤں۔ بستی۔ شہر محلہ۔ ہر مرد۔ عورت اور بچے بوڑھے کے لئے امتحان کا وقت ہے۔ اگر وہ دین کو پھیلانے میں کوتاہی کرتا ہے۔ تو وہ گنہگار ہے۔ اور جو شخص چند ماہ بلکہ چند ہفتوں میں ہی اپنا قائم مقام پیدا نہیں کر سکتا۔ وہ سمجھ لے۔ کہ اسے

خدا تعالےٰ کی تائید

حاصل نہیں۔ اور جو وعدہ اُس نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا۔ اسے پورا کرنے کے سامان اسے میسر نہیں ہیں۔ یہ ممکن نہیں۔ کہ ہم خدا تعالیٰ کی آواز کو لے کر جائیں۔ اور لوگ اس کی طرف توجہ نہ کریں۔ ضرور ہے۔ کہ وہ موافقت کریں یا مخالفت۔ وہ یا تو پتھر برسائیں گے یا عقیدت کے پھول۔ درمیانی رستہ کوئی نہیں۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ دنیا میں کوئی نبی آیا ہو۔ یا کوئی مصلح کھڑا ہوا ہو۔ اور دُنیا نے اس سے اغماض کیا ہو۔ یا تو اسے پتھر مارے جاتے ہیں۔ یا عقیدت کے پھول برسائے جاتے ہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ حقیقت کو کھول کر لوگوں کے سامنے پیش نہیں کیا جاتا۔ ایک شخص نے مجھے ایک دفعہ لکھا کہ میں اتنی مدت سے آپ کو خط رہا ہوں آپ میری طرف توجہ کیوں نہیں کرتے۔ کم سے کم میری مخالفت ہی کریں۔ یہ خط دیکھ کر میرے دل میں یہ لالچ پیدا ہوا کہ میں اس کا جواب دوں۔ چنانچہ میں نے لکھوایا کہ

مخالفت بھی

اللہ تعالیٰ کے انعاموں میں سے ایک انعام ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے ماموروں کو ملتا ہے۔ آپ اس سے محروم ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ اب عزت دو ہی طریقوں سے حاصل ہو سکتی ہے۔ میری بیعت میں شامل ہو کر یا میری مخالفت کر کے درمیانی طبقہ یعنی خاموش رہنے والے لوگ کوئی عزت نہیں پا سکتے۔ اور چونکہ عام طور پر لوگوں میں عزت حاصل کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ اسلئے ان

دونوں صورتوں میں سے ایک

نہ ایک ضرور اختیار کرتے ہیں۔ یا بیعت میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اور یا مخالفت کرنے لگتے ہیں۔ صداقت کو کھلے طور پر لوگوں کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر سننے والے نہ مانتے ہیں۔ اور نہ ہی مخالفت کرتے ہیں۔ تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ تم صداقت کو پیش کرنے میں مداہنت سے کام لیتے ہو۔ میں جب پچھلے دنوں دہلی گیا۔ تو وہاں ایک بہت بڑے سرکاری عہدیدار جو مسلمانوں کے لیڈر بھی ہیں۔ مجھ سے ملنے آئے۔ اور کہا کہ لنڈن میں آپ کے مولوی شمس صاحب ہیں۔ وہ ہیں تو بہت اچھے آدمی۔ مگر آخر مولوی ہی ہیں نا۔ وہ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مل کر نماز نہیں پڑھتے۔ وہ گویا مجھے یہ تحریک کر رہے تھے۔ کہ آپ بڑے آدمی ہیں۔ آپ کو اس

نقص کی اصلاح

کرنی چاہیئے۔ ان کی بات سُن کر پہلے تو مَیں نے ان کو امامکم منکم والی حدیث سنائی۔ اور اس کا مطلب سمجھایا۔ پھر ان سے کہا۔ کہ آخر آپ لوگ فیصلہ کیوں نہیں کرتے۔ کہ آپ کے لئے احمدیت کو ماننا ضروری ہے یا نہیں۔ پھر مَیں نے انہیں کہا۔ کہ آپ لوگوں کے پاس کھٹی لسی ہے۔ اور میرے پاس خالص دُودھ جو خدا تعالیٰ نے مجھے دیا ہے۔ اگر میں آپ کی دس ہزار سیر کھٹی لسی میں اپنا ایک سیر خالص دودھ ڈالدوں تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں

خالص دُودھ کا ایک قطرہ

بھی نہ رہے۔ آپ کو تو چاہیئے تھا۔ کہ آپ اگر کسی احمدی کو غیر احمدیوں میں ملتا ہؤا دیکھتے۔ تو گھبرائے ہوئے آتے۔ اور میرے پاس شکایت کرتے۔ اور کہتے۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائیداد تباہ ہونے لگی ہے۔ ہمارے جیسے لوگوں کے ملنے سے اسے بچایئے۔ تو مَیں نے صفائی کے ساتھ ان کو جواب دیا۔ اگر مَیں مداہنت سے کام لیتا۔ اور کہتا یہ مجبوریاں ہیں۔ وہ معذوریاں ہیں۔ تو بات ایسی اچھی طرح ان کے ذہن میں نہ آ سکتی پس

ضرورت ہے۔ اس امر کی۔ کہ

صفائی اور دلیری کے ساتھ

صداقت کو پیش کیا جائے۔ پھر ضرور یا تو لوگ موافقت کریں گے یا مخالفت۔ پس تبلیغ کے لئے اپنے گھروں سے نکلو۔ جب اللہ تعالیٰ نے گھروں سے نکلنے کا حکم دیا۔ تو جو نہیں نکلتا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے۔ اس کا ایمان کمزور۔ اس کا دین ناقص۔ اور اس کی امیدیں جھوٹی ہیں ●

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ ارشاد پر

خدمت دین کیلئے زندگی وقف کرنیوالوں کی تیسری فہرست

- ۳۳۶ میاں غلام محمد صاحب اختر راشننگ آفیسر این ڈبلیو آر دہلی
- ۳۳۷ محمد اشرف صاحب بی۔اے ضلع سرگودھا
- ۳۳۸ نور محمد صاحب نسیم سیفی بی۔اے۔ نیو دہلی
- ۳۳۹ حسن محمد خانصاحب بی۔اے فوڈ ڈیپارٹمنٹ دہلی
- ۳۴۰ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے قادیان
- ۳۴۱ نور سلطان صاحب بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی پلیڈر جھنگ
- ۳۴۲ سید محمد احمد صاحب پائلٹ آفیسر ابن حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب
- ۳۴۳ کیپٹن مرزا داؤد احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب
- ۳۴۴ مشتاق احمد صاحب ظہیر ایف۔اے سٹوڈنٹ ضلع لائلپور
- ۳۴۵ محمد اسماعیل صاحب جامعہ احمدیہ قادیان
- ۳۴۶ مولوی عبد الرحیم صاحب عارف مولوی فاضل قادیان
- ۳۴۷ جلال الدین صاحب قمر مولوی فاضل قادیان
- ۳۴۸ شیخ فضل احمد صاحب گورنمنٹ پنشنر قادیان۔
- ۳۴۹ محمد افضل صاحب ٹھیکیدار۔ گوجرانوالہ۔
- ۳۵۰ محمد صدیق صاحب ثاقب زیروی۔
- ۳۵۱ عبد اللطیف صاحب شرما دارالفضل قادیان
- ۳۵۲ مولوی محمد عبد الرحمان صاحب اڑیسہ۔
- ۳۵۳ حکیم سید فیاض حسین صاحب سولین سٹور مین
- ۳۵۴ عبد الوہاب خان پسر چوہدری غلام قادر صاحب لودھیانہ
- ۳۵۵ ایچ۔ایم۔ مرغوب اللہ صاحب۔ دفتر ایگزیکٹو انجینئر مالاکنڈ
- ۳۵۶ محمد ضیاء الحق صاحب ملٹری فائننس نئی دہلی۔
- ۳۵۷ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
- ۳۵۸ شریف احمد صاحب مدرسہ احمدیہ قادیان
- ۳۵۹ نظام الدین صاحب ششم مدرسہ احمدیہ قادیان
- ۳۶۰ بشیر احمد صاحب ہیڈ کنسٹیبل امرتسر۔
- ۳۶۱ محمد حسین صاحب جماعت ششم مدرسہ احمدیہ قادیان
- ۳۶۲ عبد الرحیم صاحب ولد صلاح الدین صاحب کشمیر
- ۳۶۳ خورشید احمد صاحب سیالکوٹ۔
- ۳۶۴ قاضی سید محمد عطاء اللہ صاحب جموں۔
- ۳۶۵ چوہدری حسین بخش صاحب اٹھوال ضلع گورداسپور
- ۳۶۶ شیخ عزیز احمد پسر شیخ فضل احمد صاحب بزاز قادیان
- ۳۶۷ محمود احمد صاحب شاد مدرسہ احمدیہ قادیان
- ۳۶۸ ملک منیر احمد صاحب قریشی " " "
- ۳۶۹ ڈاکٹر محبوب الرحمٰن صاحب بنگالی قادیان
- ۳۷۰ عبد الباسط صاحب پسر عبد الرحیم صاحب دوکاندار قادیان
- ۳۷۱ عبد الحمید صاحب جماعت چہارم مدرسہ احمدیہ قادیان
- ۳۷۲ عبد العزیز صاحب نور آباد سٹیٹ سندھ
- ۳۷۳ فضل الٰہی صاحب " " "
- ۳۷۴ فیروز محی الدین صاحب۔ لاہور۔
- ۳۷۵ غلام رسول صاحب طاہر پسر ماسٹر غلام حیدر صاحب قادیان
- ۳۷۶ مرزا عبد اللطیف صاحب قادیان۔

(انچارج تحریک جدید)

پانچ ہزاری فوج کے کامل سپاہی کون ہیں؟

خدا کے فضل سے جن مجاہدین کا چندہ تحریک جدید سال دہم ۳۱ر مئی تک مرکز میں آ جائیگا۔ اور جن کے گذشتہ نو سال بھی پورے کے پورے وصول ہوں گے۔ سال دہم کا چندہ ۳۱ر مئی تک ادا کرنے کی وجہ سے جہاں ان کا نام حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کیا جانے والا ہے۔ وہاں ان کا دس سالہ حساب بنا کر حضور کے پیش کیا جائے گا۔ اور ان کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اس حساب پر دستخط ثبت فرمائیں گے۔ جو ان کو ارسال کر دیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور ان کے نام بفضل خدا اس رجسٹر میں لکھدئے جاویں گے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاری فوج کے کامل سپاہیوں کیلئے ہے۔ مگر احباب کرام کو ایک بات یاد رہے۔ ان کے لئے یہ اعلان کر دینا مناسب ہے کہ یہ چٹھی پہلے ان کو ارسال کی جائے گی۔ جن کا چندہ ۳۱ر مارچ تک وصول ہو چکا ہے۔ اس کے بعد ان کو ارسال ہو گی۔ جن کا چندہ ۳۱ر مئی تک وصول ہوگا۔ ادا کرنے والے مجاہد ہندوستان زمیندار ہوں یا شہری یا بیرون ہند کے مجاہد ہوں۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

یہ اعلان جماعت کے کارکن حضرات اور خطیب صاحبان جماعت کو سنا کر عند اللہ ماجور ہوں

بسم اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ بہار و رونق اندر دخنہ

محی الدین و مقیم الشریعۃ (الہام)

قیام شریعت (حصہ دوم کی تیاری)

خدا کے موعود خلیفہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک خاص تازہ خطاب جماعت سے

(۱) ہمیں تمدنی اصلاح کی ابھی بہت بڑی ضرورت ہے۔ جب تک ہماری تمدنی اصلاح نہیں ہوگی۔ اس وقت تک دل صاف نہیں ہوں گے اور جب تک دل صاف نہیں ہوں گے ایمان پیدا نہیں ہوگا۔ اور جب تک ایمان پیدا نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا نہیں ہوگی۔ ...... یہ کام جب ہم نے کر لیے۔ تو یوم الجزا بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آ جائے گا۔ جب کفر کو تباہ کر دیا جائے گا۔ اور اسلام کو غالب کر دیا جائے گا۔" (خطبہ جمعہ ۱۴ اپریل ۱۹۴۴ء الفضل ۲۷ اپریل ۱۹۴۴ء)

محترم بزرگو اور بھائیو خدا کے برگزیدہ کے مذکورہ ارشاد کی تعمیل میں خاکسار نے "قیام شریعت حصہ دوم" کی تیاری شروع کر دی ہے۔

(۲) اس کتاب میں اسلام کے اہم ضروری اور موٹے موٹے مسائل مثلاً

(۱) نظام عبادات (۲) معاملات و تعلقات (۳) تمدن و معاشرت (۴) لین دین خرید و فروخت وغیرہ درج ہونگے۔

(۳) اس کا ماخذ (۱) قرآن مجید (۲) احادیث صحیحہ (۳) اقوال بزرگان سلف (۴) وحی مقدس و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام وکتب خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہوگا۔

(۴) اس کتاب کا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ جہاں غیر مسلموں کے دلوں میں اسلامی تعلیم کی برتری اور فوقیت کا خیال اس کتاب کے پڑھنے سے راسخ ہو کر انہیں اسلام کی طرف مائل کر دے گا۔ وہاں ہماری تمدنی اور معاشرتی زندگی میں بھی ہمیں اس سے راہ نمائی حاصل ہوگی نیز "نظام نو" کے قیام کے سلسلہ میں ہم ایک بہترین ماحول پیدا کرنے میں کامیاب ہونگے۔ یہ کتاب انشاء اللہ تعالیٰ تمام احمدی مردوں عورتوں بچوں، نوجوانوں اینلوں اور بے گانوں سب کے لئے یکساں مفید ترین ثابت ہوگی۔

(۵) اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی مدد سے میرا ارادہ پانچ ہزار گھرانوں تک اس کتاب کے پہنچانے کا ہے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

(۶) پس تمام احمدی احباب کی خدمت میں میری یہ دردمندانہ درخواست ہے۔ کہ وہ اس عظیم الشان کام کے سرانجام دینے کے لئے میری مندرجہ ذیل طریق سے مدد فرمائیں

(۱) اس کام کے بخیر و خوبی سرانجام پانے کے لئے درد دل سے دعا فرماتے رہیں۔

(۲) اس کتاب کے زیادہ سے زیادہ خریدار بنائیں۔ اور خود بھی بنیں۔ اور اس کی پیشگی قیمت فی نسخہ دو روپیہ غیر مجلد کے لئے اور اڑھائی روپیہ مجلد کے لئے جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ تاکہ بروقت انتظام کیا جا سکے۔

(۳) موعود اقوام عالم کے زیادہ سے زیادہ نسخے خرید کر تقسیم فرمائیں۔ جن دوستوں کے ذمہ میری کوئی رقم ہو جلد از جلد ادا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(۴) اپنے مفید مشوروں سے میری راہ نمائی کرنے کے علاوہ اس موضوع پر کسی چھپی ہوئی کتاب کا پتہ دیں۔ یا ارسال فرمائیں۔

(نوٹ) (۱) جو دوست پیشگی رقم ارسال فرمائیں گے۔ ایسے تمام دوستوں کے اسمائے گرامی اس کتاب میں بطور دعا و یادگار شائع کئے جائیں گے۔ (۲) جو دوست کم از کم دس خریدار دیں گے۔ ان کے اسمائے گرامی بھی معاونین کی لسٹ میں شائع کئے جائیں گے۔ اور انہیں ایک نسخہ بھی اس کتاب کا پیش کیا جائیگا۔ (۳) جو دوست یکمشت قیمت پیشگی نہ دے سکیں۔ تو وہ دو تین قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ (۴) کتاب کی اصل قیمت غیر مجلد کے لئے اڑھائی روپیہ اور مجلد کے لئے تین روپیہ ہوگی۔ اس کی قیمت پیشگی بھیجنے والے احباب چندہ کے ہمراہ دفتر محاسب میں بھی۔ میرے نام سے بھی رقم بھجوا سکتے ہیں۔ اور براہ راست میرے نام بھی۔ (۵) جن معاونین کو قیام شریعت حصہ اول نہیں ملی۔ وہ چھ آنے کے ٹکٹ بھیج کر منگوا لیں۔

(۷) اعلان ہذا کم از کم دس اور دوستوں کو دکھا کر ... ضرور دیں

فقط والسلام

خاکسار: طالب دعا عبد الرحمن مبشر مولوی فاضل دفتر بشارات رحمانیہ ریلوے روڈ قادیان

ایک زمانہ تھا۔ جب آپ آسانی سے ٹکٹ گھر جا پہنچتے تھے اور کھڑکی کھلتے ہی چند منٹ میں ٹکٹ خرید لیتے تھے۔ نہ کوئی جھنجھٹ۔ پریشانی نہ تکلیف۔ مگر اب وہ آسانی نہیں رہی آپ کو ٹکٹ کی کھڑکی پر بھیڑ میں گھسنا پڑتا ہے اور پندرہ بیس منٹ کی دھکم دھکا کے بعد ٹکٹ مل سکتا ہے۔ آتے ہی آپ کا سامان کھویا جا سکتا ہے یا پھر اس کی حفاظت کے لئے آپ کو قلی تلاش کرنا پڑتا ہے اور قلی آج کل کم ہیں۔ ان دشواریوں کے ساتھ ان مشکلات کا بھی خیال رکھئے جو ریل میں جگہ لینے یا کھانے پینے کی چیزیں خریدنے میں پیش آتی ہیں۔ ہر عقلمند آدمی ان باتوں کو سمجھتا ہے اور سفر کی تکلیفیں مول لینا گوارا نہیں کرتا۔

عورتوں کے لئے بھی سفر کی سہولتیں باقی نہیں رہیں انہیں بھی بڑی پریشانی اور تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ سمجھدار لوگ اسی لئے شدید ضرورت کے بغیر سفر نہیں کرتے۔ آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو بھی سمجھداری سے کام لینا چاہئے اور اپنا گھر بار نہ چھوڑنا چاہئے۔ اس طرح آپ روپے بھی بچائیں گے اور بہت سی مشکلوں سے بھی بچ جائیں گے۔

سفر کم کیجئے

ریلوے بورڈ نے شائع کیا

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۸ مئی - اخبار ڈیلی میل نے اپنے افتتاحیہ میں لکھا ہے - کہ چین کی صورت حالات سخت خطرناک ہے - وہاں سپاہی کی حالت ابتر ہے - چینی فوج کو پیٹ بھر روٹی نصیب نہیں ہوتی - فوجیوں میں مختلف امراض پیدا ہو رہے ہیں - توپوں، ٹینکوں، بالخصوص طیاروں کی بے حد کمی ہے - کمیونسٹ اور غیر کمیونسٹ ایک دوسرے سے لڑتے رہتے ہیں۔ مارشل چیانگ کائی شیک کی فوج کے پانچ لاکھ سپاہی کمیونسٹوں کی روک تھام کے لئے متعین ہیں - گو ظاہراً جمہوری حکومت ہے مگر باطناً وہ ڈکٹیٹر شپ ہے - مگر لنڈن میں متعین چینی حلقوں نے واضح طور پر اعلان کیا ہے - کہ چین کی صورت حالات خراب نہیں ہوئی -

میڈرڈ ۱۸ مئی - حکومت ہسپانیہ نے طنجہ کا جرمن سفارت خانہ بند کر دیا ہے - کہ برطانی حکومت نے اس کا مطالبہ کیا تھا - سفارت خانہ کے جرمن عملہ کو سپین پہنچانے کی اجازت برطانی حکومت نے دے دی ہے - ہسپانوی حکومت نے اُن اطالوی جہازوں کو بھی رہا کر دیا ہے - جو ہسپانوی بندرگاہوں میں نظر بند تھے -

نیو یارک ۱۸ مئی - رومانیہ کے وزیر اعظم جنرل انٹانسکو نے ہٹلر کو متنبہ کیا ہے - کہ اگر رومانیہ کی حفاظت کیلئے فوجیں جلد نہ بھیجی گئیں - تو رومانیہ کو حق ہوگا - کہ علیحدہ طور پر اتحادیوں سے صلح کی بات چیت کرے -

دہلی ۱۸ مئی - جرمنی کے ساتھ جنگی قیدیوں کے تبادلہ کا تصفیہ ہوا ہے - عنقریب بارسلونا میں تبادلہ ہوگا - جس میں برطانی اسیران جنگ کو چھڑا دیا جائے گا - ان میں بعض ہندوستانی بھی شامل ہیں جنہیں رہائی کے فوراً بعد ہندوستان پہنچا دیا جائیگا

لاہور ۱۸ مئی - راشننگ کنٹرولر نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا - کہ اگر گندم کا راشن کامیاب ہو گیا - تو اور اشیاء کو بھی اس میں شامل کرنے کی کوشش کی جائیگی

لنڈن ۱۸ مئی - مسٹر چرچل نے روس کو بھیجے جانے والے مال کی جو تفصیل حال ہی بیان کی ہے - اس میں بتایا کہ آغاز جنگ سے اب تک ہندوستان سے روس کو تین کروڑ تیس لاکھ پونڈ چائے بھیجی گئی - اس کے علاوہ جوٹ کے بنے ہوئے مال کی بھی ایک بھاری مقدار بھیجی گئی ہے -

دہلی ۱۸ - حکومت ہند کے ٹیکسٹائل کمشنر نے حکم دیا ہے - کہ کوئی ریل کپڑا فروخت کرنے کے لئے اپنی دکان نہیں کھول سکتی - البتہ اگر کسی نے ۳۰ اپریل سے پہلے کھولی ہو - تو وہ اسے جاری رکھ سکتی ہے -

لاہور ۱۸ مئی - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ پنجاب سے بنولہ کی برآمد پر سے پابندی ہٹا لی گئی ہے -

منٹگمری ۱۸ مئی - شہر سے ایک برات گاؤں میں گئی - اور رات کو خوب آتشبازی چھوڑی - جس سے آگ کی چنگاریاں گندم کے ایک کھلیان میں گریں - آگ بھڑک اٹھی - جس نے تمام کھلیانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا - اور دیکھتے ہی دیکھتے جلا کر راکھ کر دیا -

لائلپور ۱۷ مئی - گندم -/۴/۸ سر -/۱۲/۸ تک - چنے -/۱۰/۶ بنولہ پیلہ -/۱۲/۷ توریہ -/۴/۱۲ سے -/۰/۱۵ تک - گڑ -/۸/۸ سر -/۸/۱۰ تک - شکر -/۰/۱۱ سے -/۸/۱۲ تک

امرتسر ۱۷ مئی - سونا -/۸/۷۸ چاندی -/۸/۱۳۰ پونڈ -/۴/۵۱ روپے -

لزبن ۱۸ مئی - جاپانی گورنمنٹ کی طرف سے سرکاری طور پر ایک نئی اٹلس شائع کی گئی ہے - جس میں بحر الکاہل کے ان ممالک میں سے جن پر حال میں جاپان نے قبضہ کیا ہے - ایک بھی مملکت جاپان میں نہیں دکھایا گیا - برما کو آزاد ممالک میں ظاہر کیا گیا ہے - بحیرہ بالٹک کی ریاستیں یعنی اسٹونیا - لٹویا اور لیتھونیا کو روسی نظام میں شامل کیا گیا ہے -

دہلی ۱۸ مئی - معلوم ہوا ہے - کہ حکومت ہند نے ہندو مسلمانوں میں اتحاد و رفاقت پیدا کرنے کے لئے دس لاکھ روپیہ منظور کیا ہے - تحریک رفاقت کو ہندوستان بھر میں پھیلانے کی کوشش کی جائے گی -

لنڈن ۱۸ مئی - مسٹر ایڈن وزیر خارجہ نے دار العوام میں اعلان کیا - کہ برطانیہ نے امریکہ یا کسی اور ملک کو صلح کی تجاویز کا کوئی مسودہ نہیں بھیجا - البتہ ہم نے اپنی تجاویز یوروپین ایڈوائزری کمشن کو بھیجدی ہیں اور اس میں امریکہ کا نمائندہ بھی موجود ہے مگر اس کا یہ مطلب کسی طرح بھی نہیں - کہ جرمنی سے غیر مشروط طور پر ہتھیار رکھوانے کا مطالبہ ترک کر دیا گیا ہے -

واشنگٹن ۱۸ مئی - امریکہ کے وار پروڈکشن بورڈ نے اعلان کیا ہے - کہ امریکہ اب تک اس جنگ پر ۴۸ ارب ڈالر خرچ کر چکا ہے - اس وقت امریکہ کے پاس بارہ سو سے زیادہ لڑنے والے جہاز ہیں - اس سال کے پہلے چار ماہ میں ۱۸۵ لڑنے والے جہاز بنائے گئے ہیں -

لنڈن ۱۸ مئی - اٹھارہ اتحادی اقوام جن میں ہندوستان - چین - ناروے - برطانیہ اور پولینڈ وغیرہ شامل ہیں - اس مطلب کا ایک معاہدہ کیا ہے کہ ایک دوسرے کو باہمی مفاد کے بارہ میں اطلاعات دینے کے لئے ایک بین الاقوامی انفارمیشن ادارہ قائم کیا جائے -

الہ آباد ۱۸ مئی - سر تیج بہادر سپرو نے وائسرائے ہند کو ایک میمورنڈم ارسال کیا ہے - جس میں تحریک کی گئی ہے - کہ سیاسی تعطل کو دور کر کے صوبوں میں گورنری راج کا خاتمہ کر دیا جائے - سر موصوف نے لکھا ہے - کہ گورنمنٹ کے پاس کیا وجوہ ہیں کہ اس نے کروڑوں اشخاص کو ان کے ابتدائی حقوق سے محروم کر رکھا ہے -

لنڈن ۱۸ مئی - معلوم ہوا ہے - کہ برطانیہ میں ہندوستانی سیاسی قیدیوں کی عام رہائی کی تحریک شروع ہو گئی ہے - ممبران پارلیمنٹ کے دستخط اس کی تائید میں حاصل کئے جا رہے ہیں -

واشنگٹن ۱۹ مئی - جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹرز کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے - کہ امریکن افواج ڈچ نیوگنی میں واکڈے کے جزیرہ پر اتر گئی ہیں - جو ہالینڈیا سے ۱۱۰ میل مغرب کی طرف ہے - فوجوں کے اترتے وقت دشمن نے کوئی مقابلہ نہیں - مگر اب وہ امریکن فوج کو ہوائی اڈہ کی طرف بڑھنے سے روک رہا ہے - ان فوجوں کا اُترنا تمام ڈچ نیوگنی پر اتحادی قبضہ کی علامت ہے -

واشنگٹن ۱۹ مئی - امریکہ کے نائب وزیر جنگ نے ایک بیان میں کہا - کہ جنگ کے آغاز سے اب تک امریکن فوجوں کو ۱۵۰ نئے ہتھیار مہیا کئے گئے ہیں -

واشنگٹن ۱۹ مئی - امریکن وزیر جنگ نے اعلان کیا ہے - کہ یورپ پر حملہ کے بعد صبح کے نو بجے اور رات کے نو بجے دو بار تمام ضروری خبریں براڈکاسٹ کر دی جایا کریں گی -

دہلی ۱۹ مئی - شمالی برما میں اتحادی فوج نے مچینا کے ہوائی اڈہ پر قبضہ کر لیا ہے اور اب اس شہر پر بڑھ رہی ہیں - اتحادی توپیں شہر پر گولے برسا رہی ہیں - مچینا شمالی برما کا سب سے بڑا شہر ہے اور مانڈلے سے آنے والی بڑی ریلوے لائن یہاں ختم ہوتی ہے - مچینا سے موگانگ صرف تیس میل ہے - یونن کے علاقہ سے جو چینی فوجیں دریائے سالوین کو پار کر کے برما میں داخل ہوئی ہیں - وہ بھی برابر بڑھ رہی ہیں - ان کے اور جنرل سٹلول کی فوجوں کے درمیان اب اسی میل سے بھی کم فاصلہ ہے -

لنڈن ۱۹ مئی - اٹلی میں کسینو کے اہم مقام پر اتحادی قبضہ ہو چکا ہے - اور اس طرح گسٹاف لائن کی لڑائی ختم اور ہٹلر لائن کی لڑائی شروع ہو رہی ہے - اتحادی فوجیں اب ہٹلر لائن کی بیرونی چوکیوں تک پہنچ چکی ہیں - کسینو کی بھیانک لڑائی جرمن چھاتا فوج کے لئے موت کا پنجرا ثابت ہوئی - سات ہی روز کی